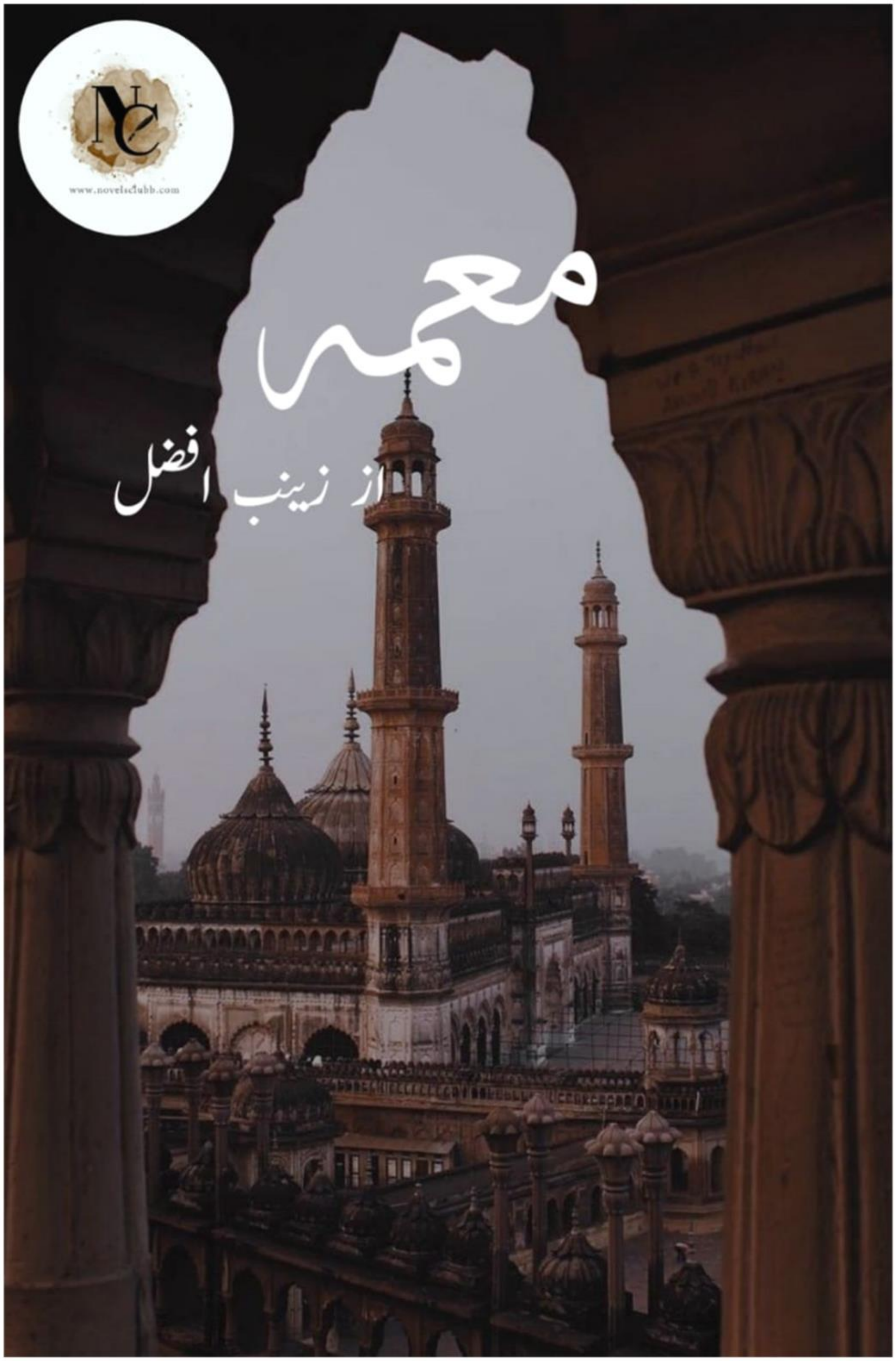
www.novelsclubb.com
معمہ
از زینب افضل

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

معمہ از زینب افضل

باب 1 :سماء

قسط:1

فجر کے وقت جب گہرے نیلے آسمان نے ہر سو اندھیرا کیا ہوا تھا۔دور دور سے فجر کی اذانیں ہوا کو چیرتی ہوئے آرہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اشھد ان لاالہ الااللہ

اشھد ان لاالہ الااللہ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

چڑیوں کی سریلی چہچہاہٹ ہوا میں رقص کر رہی تھی۔درختوں کے ہرے پتوں پر شبنم کے قطرے موتی کی مانند چمک رہے تھے۔جب مسجدوں میں نماز پڑھنے کی دعوت دی جا رہی تھی تو جہاں کچھ بدنصیب لوگ دنیا سے غافل اپنی نیند پوری کر رہے تھے وہیں کچھ خوش نصیب اور نیک لوگ اللہ کے آگے سجدہ ریز نیکیاں سمیٹ رہے تھے۔

ایسے میں اگر اسلام آباد کے اس بھورے گیٹ والے گھر کی اوپری منزل کی کھڑکی میں جھانکو تو ایک لڑکی جائے نماز پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے نظر آتی ہے۔کھلتی ہوئی گندمی رنگت، پرنور چہرا جو اس کو اور بھی پرکشش اور خوبصورت بناتا تھا۔چہرے پر پانی کی ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔کمرے میں اس کے سانسوں کی مدھم آواز گونج رہی تھئ۔ کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی جبکہ اس کی گھنی پلکوں میں ہلکی سی جمبش تھی۔ہونٹوں پر دلکش مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اپنے اللہ سے محو گفتگو تھی۔یہ ہے سیدہ دانین رحمان جس کو پیار سے سب دانی کہتے ہیں۔اس گھر کے مکین کی بات کریں تو یہ گھر مرحوم رحمان صاحب اور

ان کی زوجہ عائشہ بیگم کا ہے۔عائشہ بیگم اور رحمان صاحب کے تین بچے ہیں،دانین اس سے ایک سال چھوٹا یوسف عرف سفی اور اس سے دو سال چھوٹی حماءل عرف ماءل۔ان کے علاوہ رحمان صاحب کے چھوٹے بھائی کا اکلوتا بیٹا احسان عرف سانی اپنے والدین کے انتقال کے بعد تقریبا اٹھارہ سال کی عمر سے ان کے ساتھ مکین ہے۔دانین سانی سے تقریبا دو مہینے بڑی ہے اور اس کی رضاعی بہن بھی ہے۔دانین اور سانی یونیورسٹی کے آخری سال میں ہیں جبکہ سفی تھرڈ ائیر میں اور سب سے چھوٹی ماءل فرسٹ ائیر میں ہے۔دانین بائیوٹیک کر رہی، سانی بزنس پڑھ رہا، سفی سیول انجیئرنگ کر رہا ہے جبکہ ماءل میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے۔اپنی دعا ختم کر کہ اس نے جاءے نماز تہہ کر کہ الماری میں رکھی اور قرآن مجید اٹھا کر اس کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔یہ اس کا روز کا معمول تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

www.novelsclubb.com

"عیسی"!!

سفید ٹاءلوں والی مسجد سے وہ چلتا ہوا باہر کی طرف آ رہا تھا جب اپنے پیچھے سے جانی پہچانی آواز سے اپنے نام پکار سنی تو اپنے بڑھتے قدم روک کر آواز کی سمت دیکھا۔

اپنے ہمسائے میں رہنے والے بزرگ افتخار صاحب کو دیکھ کر مدھم سا مسکرایا اور ان کی جانب قدم بڑھائے۔

سفید شلوار قمیض میں ملبوس، صاف رنگت کے ساتھ پر نور چہرہ جو اس کی شخصیت کا خاصا تھا۔

"السلام علیکم!" مودب انداز میں پہلے اسلام کیا۔

"وعلیکم السلام! مزاج کیسے ہیں؟" شفقت سے بھرپور لہجے میں بولے۔

"الحمداللہ۔اللہ کا کرم ہے۔آپ کیسے ہیں؟" احترام سے پوچھا۔

"ہم بھی زبردست۔ برخوردار ماشااللہ سے کیا خوب تلاوت کی اور تمھاری دی گئی آذان دل کو لگتی ہے۔اللہ تمہیں صحت دے۔" اس کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ان کے لہجے میں عیسیٰ 'کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

"آپ ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔" گہری مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تو؟ سچ ہی تو کہتا ہوں۔ بھئی روز تعریف کرنے میں کیا مزاحقہ ہے؟ تمہاری آواز ہی اتنی خوبصورت ہے۔ لیکن بیچارے ان بچوں پر رحم کھالیا کرو۔ اور آیات چھوٹی پڑھ لیا کرو۔" ہمدردی سے بولے۔ عیسی' ان کے انداز پر نرم سا مسکرادیا۔

"کوشش کروں گا۔" مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ اچھا چلو میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا۔ اللہ حافظ۔" اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اللہ حافظ۔" کہ کر اپنے گھر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"صبح بخیر اہل مکین!"

گرے کلر کا عبایا، ہاتھ میں نفیس سی گھڑی اور پاءوں میں سفید جو گرز پہنے اس کے اوپر گرے ہی دوپٹہ نفاست سے حجاب کیے ہوئے تھی جس سے اس کے سارے بال چھپے ہوئے تھے۔ سیڑھیاں نیچے اترتے ہوءے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

اس کی آواز پر سب نے اس کی جانب دیکھا۔ سفی، سانی اور ماءل نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر ذرا آگے جھک کر جواب دیا۔

"یار سفی جلدی بنالے پراٹھے۔ صدیاں گزر گئیں ہیں، میں بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن تیرا قدیم پراٹھا اپنی منزل پر نہیں پہنچا۔" سانی نے سفی کو کھانے کی ٹیبل پر سے ہی صدا لگائی جو کچن میں آدھے گھنٹے سے ناشتہ بنا رہا تھا۔ عائشہ بیگم کا اصول تھا۔ یہاں کھانے بنانے کی سب کی باریاں لگی ہوئی تھیں۔ جس میں عائشہ بیگم خود بھی شامل تھیں۔ یونی کی وجہ سے دوپہر کی انہیں معافی تھی۔ آج سفی کی باری تھی جو ٹہل ٹہل کر ناشتہ بنا رہا تھا کیونکہ اس کی آج پہلی کلاس کینسل ہو گئی تھی اس لیے سست روی سے کام کر کے ان کا ضبط آزما رہا تھا۔

"یار سفی بھیا میرا آملیٹ بھی اب رو رو کر صداءیں لگا رہا ہے مجھے کیوں نکالا؟"۔ ماءل بھی افسردگی سے بولی۔ دانین نے بھی سفی کو گھورا۔

"یہ جیسے تمہاری زبان دن رات فراٹے بھرتی ہے نہ اسی طرح سے اپنے ہاتھ بھی چلاءو۔ کب سے دیکھ رہی ہوں کیسے نرگس کی طرح لہک لہک کر کام کر رہے ہو۔" عائشہ بیگم نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"یار اماں آپ بھی؟ پہلے ان کی آوازوں سے میرے کانوں سے خون نکلنے والا ہے۔ بھئی ایک تو کل میں گرا اوپر سے ظالم سماج مجھ یتیم سے کھانا بھی بنوا رہا ہے۔" ڈرامائی انداز میں کہا۔

"مزید؟" اماں نے مصنوعی سنجیدگی سے اس کی گرنے والی بات پر کہا۔ اماں کی بات پر وہ تینوں دبی ہنسی ہنسے۔

"اماں!!!! صحیح ہے بھئی صحیح ہے مل جاءو سارے۔ لیکن بیٹا یاد رکھنا قیامت کے دن میں نے بھی منہ دیکھانا ہے اور آپ لوگوں نے بھی۔" خفگی سے کہا۔

"اس لیے تو بیٹا کہتا ہوں سدھر جا۔ زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں آج ہوں تو تو کل نہیں۔" سانی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آخری بات پر سفی نے سبزی کی ٹوکری سے ٹماٹر اٹھا کر پھینکا جو سانی نے مہارت سے کیچ کیا۔

"گدھا" ساتھ لقب سے بھی نوازا۔

"ویسے سفی چوٹ پاءوں پر لگی تھی چال تو تمہاری ٹھیک ہے اور اس کا ہاتھ سے کیا تعلق؟" دانین نے بھی اسے چھیڑا۔

"غلط فرمایا۔ صبح سے اس کی دماغی حالت دیکھ کر ثابت ہوتا ہے کہ دماغ پر بھی گہرا اثر ہوا ہے۔" سانی نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔ سفی نے مصنوعی غصے سے پر اٹھا پٹخا اور ایک ادا سے گردن موڑی۔

"نہ کر بھائی لڑھک جاءے گی۔" دانین نے مصنوعی فکر مندی سے کہا اور ساتھ سانی اور ماءل کو آنکھ ماری۔

"چلو بچوں جلدی جلدی ناشتہ کرو اور اپنی یونی کو دفعان ہو جاءو دماغ کھالیا میرا۔" اماں نے بیزاری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شکر الحمداللہ! میرا ناشتہ تو ہو گیا۔ اب تم لوگ بھی اپنے تشریف کے ٹوکرے لے آءو ۔" سانی کہہ کر اماں کے سر پر بوسہ دیا اور باہر کی طرف لپکا۔

دانین نے بھی نقاب لیا جبکہ ماءل نے سانی کی وجہ سے پہلے سے ہی نقاب لیا ہوا تھا دونوں نے باری باری اماں کو پیار کیا۔ اتنی دیر میں باہر سے ہارن کی آواز آنا شروع ہو گئی۔ سانی نے ہارن پر ہاتھ ہی رکھ دیا تھا۔ وہ دونوں جلدی سے باہر بھاگیں۔

"یہ سالا صرف اسی لیے جلدی دفعہ ہوا تھا۔" سفی نے اس کے مسلسل ہارن بجانے پر غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پراٹھے کا رول بنا کر ہاتھ میں پکڑا اور اماں کو پیار کر کے باہر کی طرف لپکا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"صدافہ گڑیا آجاو بچے ساتھ آکر ناشتہ کرو۔"

عیسی' اور اس کی والدہ آمنہ بیگم ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے جبکہ عیسی' سے پانچ سالہ چھوٹی اس کی بہن، صدافہ، کچن سے کچھ لینے گئی تھی تو عیسی' نے اسے آواز دے کر بلایا۔

"جی بھیا بس آئی۔" صدافہ نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا جوس کا جگ میز پر رکھ دیا۔ صدافہ عیسی' سے پانچ سال چھوٹی اور اکلوتی بہن ہونے کی وجہ سے اس کی

www.novelsclubb.com

بہت لاڈلی تھی مگر اس لاڈ نے اسے کبھی بگاڑا نہیں تھا بلکہ وہ بلکل اپنے بھائی کی طرح سلجھی ہوئی اور سادہ تھی۔

عیسی' بلیک ڈریس پینٹ پر سفید شرٹ اور اس پر کالا کوٹ اور کالی ہی ٹائی پہنے بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔ بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے اور چہرے پر نرم سا تاثر لیے وہ آفس جانے کے لیے تیار لگ رہا تھا۔ جبکہ صدافہ ہلکا گلابی عبایا اور اس کے اوپر ہم رنگ سٹالر اوڑھے ہوئے تھی۔

"عیسی' بیٹا جس نئے پروجیکٹ کے بارے میں تم بتا رہے تھے وہ شروع ہوا؟" آمنہ بیگم نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں کہا۔ وہ بہت سادہ سی خاتون تھیں پر بے حد خوبصورت اور کیوں نہ ہوتیں پٹھانی جو ٹھہریں۔

"جی امی انشاءاللہ آج سے ہی شروع ہو گا۔ میں بہت اکساءٹیڈ ہوں۔ دعا کیجیے گا کہ اللہ کامیاب کرے۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا۔ اس کے انداز سے ہی اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

"انشاءاللہ اللہ تمہیں دنیا کی ساری کامیابیاں نصیب کرے میرے بچے۔میری ساری دعائیں تم دونوں کے لیے ہیں اللہ دنیا کی ہر خوشی تم لوگوں کو نصیب کرے۔بس تمہاری وجہ سے ڈر لگا رہتا ہے۔اللہ تمہیں لمبی زندگی دے بلکہ میری زندگی بھی تمہیں لگ جائے ۔"وہ فکر مندی سے بولیں اور دل سے اپنے بیٹے کو دعا دی۔

"امی مجھے کسی کی پرواہ ہے اور نہ ڈر سوائے اس رب کائنات کا۔امی جب وہ ہم سے ستر ماءوں سے زیادہ پیار کرتا ہے تو کیا ہم اس کی محبت اور نعمتوں کے بدلے اس کے احکامات کی پابندی نہیں کر سکتے؟ ہمیں اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اپنے خالق کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ہمارے رب کی صفت ہیں کہ وہ عادل ہے۔اس لیے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ عدل کرے وہی میں کرنا چاہتا ہوں۔"اس کے لہجے میں اللہ کا خوف ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے عشق کا رنگ بھی نمایاں تھا۔

"جیتے رہو۔"آمنہ بیگم کو عیسی' کی بات پر اس پر بہت پیار آیا۔

"چلیں گڑیا؟"عیسی' نے اپنا موبائل اور والٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی چلیں۔اچھا امی اللہ حافظ۔" صدافہ نرمی سے بولی اور چہرے پر نقاب کیا۔دونوں نے باری باری آمنہ بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اللہ حافظ کہہ کر چلے گئے۔

پیچھے سے آمنہ بیگم نے ان پر آیت لکرسی پڑھ کر پھونکی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

سانی نے سب کو ڈراپ کیا۔دانین اپنی یونی کے اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس کی چال میں اعتماد تھا جہاں جہاں سے وہ گزرتی وہاں وہاں اس کی شخصیت کا سحر طاری ہو جاتا۔سلیقے سے نقاب کیے اس نے خود کو چھپایا ہوا تھا بس اس کی آنکھیں نظر آتی تھیں۔جس جس لڑکے کی نظر اسکی جانب اٹھتی تو اگلے ہی لمحے جھک جاتیں۔یہ اس کے نقاب کا اثر تھا جو اسے پاکیزہ بناتا تھا۔جب ایک باکردار عورت گزرتی ہے تو ہر لڑکے کی نظر خود باخود جھک جاتی ہے۔صرف اس کی ہی نہیں بلکہ ماءل،صدافہ غرض ہر وہ لڑکی جو اللہ کے حکم پر خود کو چھپاتی ہے وہ ہر انسان کے لیے مقدس،پاکیزہ اور قابل احترام ہوتی ہے۔

آج وہ پھر لیٹ ہو گئی تھی اس لیے پہلی کلاس لینے کا ارادہ ترک کر کے کیفے کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"ہیلو مس سیدہ دانین رحمان کیا اپنے کان گھر چھوڑ کر آءیں ہیں؟ یا پھر ڈونیٹ کر دیے ہیں؟"

دانین کینٹین میں بیٹھی موبائل پر اپنے سانی، صفی اور ماءل کے واٹس آیپ گروپ میں جس کا نام "یتیم و مسکین خانہ" تھا دوپہر کے لیے کھانا جو آج انہوں نے باہر سے کھانا تھا اس کے لیے جھگڑ رہے تھے۔اسی گفتگو میں محو دانین کو ہوش ایمان کی تیز آواز پر آیا جو اس کے سر پر کھڑی اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔

"آاااا.... اسلام علیکم۔ سوری یار۔ کیسی ہو" گڑبڑا کر کہتے ہوئے وہ اس کے گلے ملی۔

"وعلیکم السلام۔ میں ٹھیک۔ تم سناءو کہاں گم تھیں؟" سوالیہ انداز میں ایمان نے پوچھا جو خود بھی عبائے میں ملبوس تھی لیکن نقاب نہیں کیا ہوا تھا۔

"یار تمہیں پتا تو ہے ہفتے میں ایک دن ہم پیسے ملا کر باہر سے دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔ بس اسی سلسلے میں روح حلال کمیٹی بیٹھی تھی فیصلہ کرنے۔" عام سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا نتیجہ نکلا؟ وہی اپنی روایت قائم رکھنی ہے یا پھر اس بنداءِ ناتواں کے گنہگار کانوں کو کچھ نیا سننے کو بھی ملے گا۔" طنزیہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ لوگ کتنی ہی بحث کر لیں آخر میں ان سب کی سوئی کے۔ ایف۔ سی پر ہی رو کنی ہے۔

"الحمداللہ۔ قدیم روایت قائم رکھتے ہوئے اہل خانہ نے پھر سے کے۔ ایف۔ سی کے حق میں اپنا فیصلہ جاری کر دیا ہے۔" ہنستے ہوئے ایمان کا بیزار چہرہ دیکھا۔

"اچھا اچھا سوری۔ چلو بتاؤ کیا پڑھایا سر نے؟"

منہ بناتے ہوئے ایمان نے اسے بتانا شروع کیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"یار یہ دانی کہاں رہ گئی ہے۔ یار سانی اٹھ نا میرے بھائی جا دیکھ کر آ کہاں رہ گئی ہے۔ قسم سے پورے پیریڈز نگرز اور فراءز میرے دماغ میں رقص کر رہے تھے اب تو لگتا ہے پیٹ بھی بغاوت پر اتر آیا ہے۔" پچھلے دس منٹ سے وہ اس کا انتظار کر رہے تھے جب صفی کی بیزار سی آواز گاڑی میں گونجی۔

"کیوں تجھے زنگ لگا ہوا ہے؟" سانی نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نہ سانی بھیا دماغ میں بہت بڑی مقدار میں لگا ہوا ہے۔اس لیے تو بیچارہ اٹک اٹک کر چلتا ہے" مسکراہٹ دبا کر ماءل نے سانی سے کہا جس پر صفی نے اسے گھورا جبکہ سانی کی شکل دیکھ کر ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں اور ایک ہنسی کا فوارہ نکلا تھا اور پھر وہ ہنستے ہی چلا گیا۔

"افففف۔۔۔ صفی بھیا ایسے کیوں ہنس رہے ہیں۔"اس کے مسلسل ہنسنے پر ماءل نے کہا۔

"کچھ نہیں یہ بڑوں کی باتیں ہیں اور ماءل اپنے ریڈ کارپٹ کو منہ میں ہی لپیٹ کرر کھا کر تو اچھا ہو گا ویسے ہی مجھے اتنی بھوک لگ رہی ہے۔"صفی نے تنگ آ کر کہا۔

"بس کر دے بھوکے۔ایسے ظاہر نہ کر کہ ہم گھر میں تجھے کھانے کو کچھ نہیں دیتے۔جا رہا ہوں۔"سانی نے تنگ آ کر کہا اور موبائل پر میسج پڑھنے لگا۔

"اب دفع بھی ہو جا۔"اس اٹھتا نہ دیکھ کر صفی نے کہا۔

"کمینہ۔"غصے سے دروازہ بند کر کے یونیورسٹی کی جانب بڑھ گیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"ففففف۔۔۔یار یہ لوگ میرا قتل کر دیں گے۔"گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے سانی کو دیکھ کر کہا جو اسے گھور رہا تھا۔دانین کی میم نے اسے اپنے آفس میں بلایا تھا جس کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گئی تھی۔

"اوہو۔۔کچھ نہیں ہوتا۔"ایمان نے اسے دلاسہ دیا۔باتیں کرتے کرتے وہ گیٹ تک پہنچ چکے تھے۔ایمان کو دانین کے ساتھ آتا دیکھ کر سانی نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔یہی حال ایمان کا بھی تھا۔صفی اور سانی دونوں کسی بھی نامحرم لڑکی کو دیکھ ایسے ہی نظریں نیچی کر لیتے تھے کیونکہ یہ ان کی پرورش تھی اور اس سے بڑھ کر اس کے محبوب خدا کا حکم ہے۔قریب پہنچ کر سر کی جنبش سے ایمان نے سلام کیا۔سانی نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں نیچے مرکوز کیے جواب دیا۔ایمان دانین سے گلے مل کر آگے بڑھ گئی۔

"تمہارا آدھے گھنٹے سے انتظار کر کر کے میں آدھا ہو گیا۔دیکھو ذرا رنگ بھی کالا ہو گیا میرا۔"خفگی سے کہا۔

"تو پہلے کونسا گورا تھا؟"دانین نے اسے چھڑتے ہوئے کہا اور گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔

جبکہ اپنے رنگ کی توہین پر اس نے اس کی نقل اتاری اور سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

عیسی' اپنے آفس میں بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا جب فون کی بیل نے اس کا تسلسل توڑا ۔ اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر موبائل کی جانب دیکھا تو اگلے ہی پل اس کے چہرے پر دلکش اور جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ جلدی سے فون اٹھا کر کان سے لگایا ۔

"اسلام علیکم ۔ " پر جوش سا سلام کیا۔

" وعلیکم السلام حافظ صاحب ۔ کیسے ہو؟" دوسری کرد سے بھاری آواز گونجی ۔

"میں ٹھیک الحمداللہ ۔ تم سنائو خضر کیسے ہو؟ اور کام کہاں تک پہنچا؟ " ایک ساتھ ہی اتنے سوال پوچھے ۔

" میں بھی ٹھیک ۔ اور کام اللہ کے حکم سے شروع ہو چکا ہے ۔ میں نے اپنے آدمی بھی لگا دیئے ہیں - تم بےفکر رہو ۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا ۔" نرمی سے کہا۔

"انشاءاللہ اللہ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے ۔ آمین ۔ " ایک جذب سے کہا۔

" آمین ۔ " خضر نے دل سے کہا۔ اور پھر وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے ۔

????????

ان چاروں کو - ایف ۔ سی سے کھانا کھاتے تھوڑی دیر ہوچکی تھی ۔ اب وہ لوگ خود کو اماں کی ڈانٹ کے لیے تیار کر رہے تھے ۔ جلدی سے گھر پہنچے اور اتر کر اندر کی طرف بڑھے ۔

"کہاں سے آرہی ہے ہہ نکموں کی ٹولی۔" سامنے ہی اماں کو کھڑا دیکھ کر سب کا حلق تک خشک ہو گیا۔ چاروں صوفے کے ساتھ لائن میں کھڑے تھے جبکہ صوفے پر بیٹھا بچہ انکی شامت آتا دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا اور ساتھ بڑے چسکے لے کر نوڈلز کھا رہا تھا۔

"افففف۔۔یار آپی اب اس کے سامنے ڈانٹ پڑے گی قسم سے پورا مہینہ تطنعے دے گا اور سب کو بتا بھی دے گا۔"ماءل نے سامنے بیٹھے بچے کو دیکھ کر دانین کے کان میں گھس کر کہا اور اس بچے کو دیکھا جس کے لبوں سے مسکراہٹ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"کہا بھی تھا جلدی ٹھوس لو۔لیکن نہیں میری تو سننی ہی نہیں ہے نا۔اس کو تو جیسے ایلفی ہی لگ گئی تھی اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔"سانی بھی صفی کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔

"یہ کیا ایک دوسرے کے کان میں کھسر پھسر کر رہے ہو اب فرما بھی دو کہاں سے آرہے ہو سارے۔"ان کو بڑبڑایا دیکھ کر اماں اونچی آواز میں بولیں۔جبکہ وہ بچہ ان کی حالت دیکھ کر بہت انجوءے کر رہا تھا اور مسلسل صفی کو شکلیں بنا کر دیکھا رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔"مجھے ٹھنڈ پڑ گئی۔مزہ آگیا۔"اور صفی کا دل کر رہا تھا کہ اسے قتل ہی کر دے۔

"وہ اماں۔۔۔وہ وہ۔۔۔۔وہ دانین کی ایکسٹرا کلاس تھی آج۔۔ہاں اور ہم اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔بتاءو نا تم دونوں بھی منہ میں کلفی جما کر رکھی ہوئی ہے کیا۔بتاءو۔"سانی جلدی سے بات بناتا ہوا بولا اور ساتھ ہی ماءل اور صفی کو گھور کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو"بک

بھی دو کچھ۔"۔ جس پر ماءل اور صفی نے اس کی خوب حمایت کی۔ جبکہ دانین تو صدمے میں ہی چلی گئی یہ سن کر۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے۔سیدھی طرح بتا دیتے۔اچھا میں کھانا لگاتی ہوں تم سب فریش ہو جاءو۔" دانین کا سن کر وہ خود بخود نرم پڑھ گئیں۔

"نہیں نہیں اماں ہمیں اس کا انتظار کرتے کرتے بہت ٹاءم ہو چکا تھا تو سانی چپس وغیرلے آیا تھا۔اب بھوک نہیں لگ رہی۔ تھک گ ءے ہیں اب۔ نماز پڑھ کر ریسٹ کریں گے ۔"اس نے مصنوعی جمائی لیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ اماں کو فاسٹ فوڈ سے سخت چڑھ تھی۔ جبکہ اس کی بات سن کر انھیں تسلی ہوئی اور وہ جانے لگیں۔

"لیکن مجھے تو کے۔ایف۔سی کی خوشبو آ رہی ہے۔" وہ دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ پیچھے سے آٹھ سالہ روحان نے ہانک لگائی۔ جبکہ یہ سن کر صفی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کچھ اور بولنے سے روکا۔اماں نے شائذان کی آواز نہیں سنی تھی اس لیے باہر چلی گئیں جبکہ وہ چاروں اب روحان کو گھور رہے تھے۔

"روحی یہ جو نوڈلز ہیں نا میں نے تیری ناسوں میں گھسا دینی ہیں۔" صفی نے روحان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں صفی بھیا دشمنی اپنی جگہ لیکن پلیز یہ روحی نہ کہا کریں مجھے عجیب زنانہ سی فیلنگ آتی ہے۔" یہ کہہ کر وہ منہ پھلا کر چلا گیا جبکہ اس بات پر وہ کتنی ہی دیر تک ہنستے رہے۔

روحان انکے گھر سے دو گھر چھوڑ کر رہتا تھا اور پوری کالونی میں اس کی صرف ان چاروں سے بنتی تھی اور وہ چوبیس گھنٹے یہی پایا جاتا تھا۔ بظاہر تو اس کی اور صفی کی دشمنی تھی لیکن ہر کھیل میں وہ ایک ٹیم میں ہوتے تھے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"اااررےے۔۔ موٹے آلو وہ بال کیچ کر۔"

صفی نے چیخ کر روحان کو کہا جو سر پر کالی پی۔کیپ پہنے فیلڈنگ کر رہا تھا۔ سب نے سر پر کالی پی۔کیپ پہنے ہوئے تھی۔ آسمان نے کالی چادر آوڑھی ہوئی تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جس نے ماحول کو بہت خوشگوار بنایا ہوا تھا۔ وسیع صحن تھا جس کے چاروں طرف مختلف قسم کے پھول لگے ہوئے تھے جبکہ جوتوں تلے سبز گھاس تھی۔ عشاء کی نماز

www.novelsclubb.com

کے بعد سے وہ لوگ کرکٹ کھیل رہے تھے۔عائشہ بیگم، صفی اور روحان ایک طرف اور دانین، سانی اور مائل ایک طرف تھے۔ ٹکر کا مقابلہ تھا۔سانی کی ٹیم کو دو بالوں پر دو رنز چاہیے تھے جبکہ مائل باٹینگ کر رہی تھی۔مائل نے روحان والی سائیڈ پر چھکا مارا تھا جب صفی نے اسے چیخ کر کہا۔

سب کبھی بال کو دیکھتے تو کبھی روحان کو۔دانین، سانی اور مائل کا سانس تک رکا ہوا تھا۔

لیکن جب روحان نے چھلانگ مار کر بال کو کیچ کر لیا تو صفی کی چیخ نکلی تھی۔

"آآاااااا۔۔۔۔ہمم جیت گئے ےےے۔۔۔میں صدقے جاوءروحی۔۔۔۔"

صفی نے روحان کو گول گول گھماتے ہوئے کہا۔جبکہ سانی، دانین اور مائل کی ہوا نکلی ہوئی تھی۔

"آآاارے ے۔۔سانی بھیا چھوڑیں۔وامیٹینگ ہو رہی ہے اور دماغ چکرا گیا ہے۔"

روحان نے خود کو چھوڑواتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیچارے کا اتنا سا تو دماغ ہے باقی جگہ خالی ہے اندر ہی گھوم گیا ہو گا۔"سانی نے جل کر کہا۔

"سانی بھیا زیادہ نہیں جلیں۔ جلنے والے کا منہ کالا۔" روحان نے اس کو چڑایا۔

"جیسے تمہارا ہے۔" سانی نے دوٹوک جواب دیا- جبکہ اپنے گورے رنگ کی توہین پر روحان صدمے میں ہی چلا گیا۔

"آپ کی شرٹ سے زیادہ رنگ سفید ہے میرا۔" روحان نے اس کی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا سفید رنگ مریضوں کا ہوتا ہے۔"

"اوئے یہ سب چھوڑو چلو تم تینوں۔ چلو کچن میں شاباش۔" اس سے پہلے کے روحان جوابی کاروائی کرتا صفی نے ان تینوں کی طرف دیکھ کر انگلی سے کچن کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ ان کی شرط لگی تھی کہ جو ہارے گا وہ دوسری ٹیم کا پسندیدہ کھانا بنائے گا۔

روحان نے ایک کاغذ دانین کو پکڑایا جبکہ وہ انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"اس کا کیا کروں؟"

"بیٹا جی آڈر لکھنا شروع کریں چلوں میرے بچوں شروع ہو جاءو۔" عائشہ بیگم نے پہلے دانین سے پھر روحان اور صفی کو کہا۔اور وہ تو پتہ نہیں کون سے جنم کے بدلے لے رہے تھے اتنی بڑی لسٹ بنا دی۔ جبکہ لسٹ دیکھ کر وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

"یہ کس چول کا آئڈیا تھا؟" چکن میرینیٹ کرتے سانی نے غصے میں کہا۔

"آپ کا" جتنے تحمل سے مائل نے کہا تھا اس سے کئی گناہ زیادہ سانی کو اپنی بیستی محسوس ہوئی تھی۔

"اوئے میرے پاس ایک بہت ہی زبردست آئڈیا ہے۔" دانین کی پرجوش آواز کچن میں گونجی۔

"وہ کیا؟؟" سانی اور مائل نے ایک ساتھ بولا۔اور جیسے جیسے وہ اسے اپنے خیالات بتاتی گئی،ان دونوں کے لب بھی گہری مسکراہٹ میں ڈھلتے گئے۔

"دانی،سانی۔۔ کہاں رہ گئے ہو؟ سو تو نہیں گئے۔اماں مجھے تو لگتا ہے انھوں نے ہمیں ٹوپی کرا دی ہے۔ قسم سے جب سے کچن میں گھسے ہیں لاپتہ ہو گئے ہیں ان کی آواز تو کیا سایہ

بھی نظر نہیں آیا۔" صفی نے اونچی آواز میں کہا۔اتنے میں سانی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے مسکراتا ہوا باہر آیا۔

"جب جب یہ ایسے مسکراتا ہے نہ میرے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں پورے ذوق و شوق سے بجنے لگتی ہیں اور دل بار بار اس بات کا ریڈ آلارم دیتا ہے کہ ہو نا ہو اسکے دماغ میں اس وقت بڑے میسنے شیطان کی حکمرانی چل رہی ہے۔" صفی نے سانی کو دیکھتے ہوئے روحان سے سرگوشی میں کہا لیکن شاید اس کی قسمت خراب تھی کہ یہ بات عائشہ بیگم کے کانوں تک پہنچ گئی۔اور انھوں ایک تھپڑ صفی کے کندھے پر رسید کیا جس پر وہ کرہا کر رہ گیا۔

"اللہ۔۔۔اماں اتنی زور سے مارا ہے لگتا ہے آپ کو اپنی طاقت پر شک رہتا ہے جبھی ہم پر تجربہ کرتی رہتی ہیں۔اور ویسے آپ ہماری ٹیم میں ہیں یا ان کی؟" صفی نے ناراضگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ماں تم چاروں کی ہوں۔"

"ہائے سانی میرے جگر کے ٹکڑے کیا لائے ہو؟؟" صفی نے ٹرے کی طرف جھانکتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھ۔" یہ کہہ کر اس نے ٹرے آگے کی تو سانی توڑا ساڈ سبیلنس ہوا اور سارا جوس صفی اور روحان کے کپڑوں کو بگو گیا۔

"ہائے نظر لگ گئی۔۔۔ فٹے منہ سانی یہ جو تو ندیوں کی طرح اس کو گھور رہا تھا نا یہ اسی کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ وہی مثال ہو گئی۔۔ گاءوں بسا نہیں آ چکے پہلے ہی پہنچ گئے۔" صفی تو اپنا جوس گرتا دیکھ کر رونے والا ہو گیا تھا۔

"اوہو جاءو کپڑے چینج کر کے آو" اماں نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں مائل اور دانین بھی آ گئیں تھیں۔ وہ دونوں کبھی اپنی شرٹ دیکھتے تو کبھی مائل اور دانین کے ہاتھ میں پکڑے ڈش کو۔

"چلے بھی جائیں۔" مائل نے زچ ہو کر کہا۔

"جا رہے ہیں۔ چلو روحی۔" وہ دونوں منہ بناتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ان کے جاتے ہی ان تینوں نے کھانا شروع کر دیا۔ اماں ہونق بنی کبھی انھیں دیکھتیں کبھی سیڑھیوں پر جہاں سے صفی گیا تھا۔

"اماں ایسے نہ دیکھیں۔۔۔یہ بدلہ ہے بدلہ۔۔۔ان لوگوں نے ہمارے ساتھ بھی یہی کیا تھا اگر یاد ہو تو۔" دانین نے اماں کی گھوری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ لوگ آئیں گے تو لگ پتا جائے گا۔" اماں نے انھیں وارن کیا۔

"کیا اماں۔ ہم ان چھوٹوں سے ڈریں گے؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بڑے ہیں ان سے۔ اللہ معافی ایسے منافق اور سیاسی لوگ ہیں دونوں ابھی ایک دوسرے پر جان نچھاور کر رہے ہیں اور کل گدھوں کی طرح لڑ رہے ہوں گے۔" دانی نے بیزاری سے کہا۔

"اللہ کو مانئے اماں آپ نے تو اس کی ماں بہن الگ کر دیتی ہیں۔" سانی نے عائشہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا جنہوں نے رول کو پورا کھول دیا تھا اور اب نوالے بنا کر کھا رہیں تھیں۔ جبکہ اس کی بات پر انھوں نے اسے گھوری اسے نوازہ۔

"نہیہیییں۔۔۔۔میرا کھانا۔۔۔سانی، دانی اور مائل کی بچی اب کلمہ پڑھ لو کیونکہ تم لوگوں کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔" وہ لوگ آرام سے کھانا کھا رہے تھے جب انہیں صفی کی غصے سے بھرپور آواز سنائی دی انہوں نے گردن موڑ کر دیکھا تو صفی غصے سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس کا ارادہ بھانپتے ہی وہ تینوں ایک سو ایک کی رفتار سے بھاگے۔

"کمینے منحوس آدمی۔ آج میں تیرا گلہ ہی کاٹ دوں گا جس سے میرا کھانا نگلا ہے تو نے۔" صفی نے سانی کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔ صفی کی سپیڈ زیادہ تھی وہ سانی کو پکڑنے ہی والا تھا کہ سانی نے صوفے پر سے چھلانگ لگا کر دوسری طرف چلا گیا جبکہ اس کے رد عمل پہ صفی نے صوفے پر سے تکیہ اٹھا کر پھنکا جو سیدھا اس کو جا کر لگا۔ اب صفی کا ہاتھ اپنے جوتے کی طرف جا رہا تھا۔ سانی اس کے ارادے بھانپ کر عائشہ بیگم کو پکارا جبکہ دانی اور مائل تو کب کی آپنے کمرے میں بھاگ گئیں تھیں۔ سانی بھاگتے ہوئے ایک بار پھر عائشہ بیگم کو آواز دی۔

"آماں بچا لیں۔۔۔" لیکن عائشہ بیگم ٹس سے مس نہ ہوئیں۔ سانی نے جب غور کیا تو پتا چلا کہ وہ تو کانوں میں روئیاں ڈالے بڑے مزے سے ڈراما دیکھ رہی تھیں۔ سانی کو رکا ہو دیکھ کر اس نے بھی رک کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کے ہونٹ گول شکل میں ڈھلے۔

"قسم سے کتنی عقل مند ماں دی ہے آپ نے ہمیں اللہ جی۔۔ میں نے سنا تھا کہ جب بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں تو مائیں دونوں کو مارتی ہیں لیکن یہاں تو ہماری ماں انجوئے کر

رہی ہیں۔" صفی کی حیرت سے ڈوبی ہوئی آواز سانی کے کانوں تک پہنچی تو اس نے چونکہ کر اسے دیکھا جو ابھی بھی عائشہ بیگم کو مصنوعی حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اسی بات کا سانی نے فائدہ اٹھاتے ہوئے باہر دوڑ لگائی اور وہی سے چیخا۔

"دینو چاچا دروازہ کھولیں۔" جبکہ دینو چاچا نے ہڑبڑا کر دروازہ کھولا اور سانی بجلی کی سی رفتار سے یہ جا وہ جا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ صفی کو کچھ سمجھ نہ آیا۔ ہوش آنے پر وہ پیچھے بھاگا لیکن وہ جا چکا تھا۔

"سانی۔۔۔ گندے نالے کے پانی۔۔۔ آج بچ میرے سے۔" یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت وہ کالونی میں واک کر رہا تھا۔ بلیو جینز پر سفید ٹی-شرٹ پہنے وہ بہت پرکشش لگ رہا تھا۔ وہ مسلسل اسی کشمکش میں تھا کہ جائے یا نہ جائے۔ پھر وہ رکا اور سر اٹھا کر اپنے گھر کو دیکھا۔

"اب تک تو ٹھنڈا ہو چکا ہو گا۔" پر سوچ نظریں اسی گھر پر مرکوز تھیں۔

"آ گر مار نے آیا تو دانی کس مرض کی دوا ہے۔" خود کو مطمئین کیا اور گھر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

آہستگی سے گھر کے اندر قدم رکھا اور ایک نظر پورے لاونج میں ڈالی۔

"راستہ کلیئر ہے۔ نکل لے برو۔" ریلیکس ہو کر وہ سیڑھیاں پھلانگتا اوپر والے پورشن میں آیا۔ کمرے کے باہر رک کر اس نے گہرا سانس لیا اور دروازے کا نوب گھمایا۔ لیکن دروازہ نا کھلا۔ اس نے پھر گھمایا اور پھر دروازے کو دھکا دیا۔

"یار صفی میرے بھائی دروازہ کھول۔" اس نے دروازہ بجایا۔

"یار کھول دے۔۔ قسم سے میں جب تک باہر رہا ہوں نا یہاں یہاں (دل کے مقام پر ہاتھ رکھا) تکلیف ہو رہی تھی۔ مجھے پتہ چل گیا تو میرے لیے کتنا اہم ہے۔ میں تیری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا۔ بس میرے بھائی دروازہ کھول۔۔۔ میں تجھے گلے لگانا چاہتا ہوں۔" بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ دروازہ ٹک کی آواز سے کھول گیا۔ شاید صفی کو بھی اس پر ترس آ گیا تھا۔

"جھوٹے، کمینے، منحوس، دھوکے باز انسان۔اپنی یہ اوور ایکٹینگ بند کر۔وصی نے مجھے سب بتادیا ہے کہ کیسے تونے مزے لے لے کر تین کپ آئس کریم کے کھائیں ہیں۔اپنا ڈرامہ بند کر اور نکل آج اس کمرے میں تو نہیں سوئے گا میں تجھے اپنے کمرے سے بے دخل کرتا ہوں۔" صفی نے دروازے سے سر نکال کر کہا۔سانی کا اس کی بات پر رنگ اڑا

۔

"بتمیز انسان بڑا ہوں میں تجھ سے۔" سانی نے دانت پیس کر کہا۔

"" "بڑا احسان کیا تھا اس ملک پر مجھ سے گیارہ مہینے پہلے ٹپک کر۔" صفی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور دروازہ ٹھا کر کے بند کر دیا۔سانی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور پھر منہ بنا کر لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔سورج کی کرنیں گھنے درختوں کے سبز پتوں پر پڑھ رہی تھیں۔چڑیوں کی چہچہاہٹ کانوں کو بھلی لگ رہی تھی پوری دنیا اپنے اپنے کاموں میں مگن تھی جبکہ ان کی یونی میں چھٹی کا وقت ہو رہا تھا۔

دانین شیڈ کے نیچے کھڑی ایمان کا انتظار کر رہی تھی۔ جب وہ اسے سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ یلو شرٹ جو گھٹنوں تک آتی تھی اس کے ساتھ بلیو جینز پہنے جبکہ اس کے پاءوں کھسے میں مقید تھے۔ بالوں کی چٹیا بنائی ہوئی تھی۔ وہ بہت ہی کیوٹ اور معصوم سی لگ رہی تھی۔

"اسلام علیکم !۔۔۔ کہاں تھی ؟" دانین نے ایمان کے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔ میں ٹھیک اس سے ملو۔ یہ میری پیاری کزن منہا ہے۔ ملتان سے آئی ہے۔ فرسٹ آئیر میں ہے۔" دانین بھی مسکرا کر اس سے ملی۔ تینوں باتیں کرنا شروع ہو گئیں۔ پھر اچانک ایمان کھڑی ہوئی۔

"یار مجھے میم نے بلایا تھا۔ میں چلتی ہوں۔ یو گائیز کیری اون۔" یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ اور وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئیں۔ دانین کو یہ چھوٹی سی لڑکی اچھی لگی تھی۔ بات کرتے کرتے اچانک دانین کی نظر منہا کے پیروں پر پڑی۔ کچھ لمحے دیکھنے کے بعد اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل دیا اور نظریں سامنے دیوار پر مرکوز کر لیں۔

"منہا ایک بات بتاءوں ؟" دانین نے سامنے دیوار پر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی دانین آپی۔" منہا نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"پتا ہے مجھے بچپن میں پرفیومز بہت پسند تھے۔ میرے پاس ڈھیروں پرفیومز ہوتے تھے۔ اور میں بہت زیادہ لگاتی تھی کیونکہ مجھے لگتا تھا اس سے اگلے پر بڑا اچھا امپریشن پڑتا ہے۔" یہ کہہ کر وہ ہلکا سا مسکرائی جبکہ نظریں ہنوز سامنے دیوار پر مرکوز تھیں۔ منہا بہت انہمک سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"ایک دن میں اماں کے ساتھ ایک میلاد میں گئی۔ نعتوں کے بعد درس شروع ہوا جو میں نے بہت دھیان سے سنا۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ جب ایک عورت بازار سے گزرتی ہے اور اگر اسکے ٹخنے نظر آرہے ہوں تو وہ عورت کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتی۔ میرا دل لرز اٹھا۔ میری نظر سیدھی اپنے ٹخنوں پر گئی اور ایک لمحہ لگا تھا مجھے میں نے اپنا ٹراوزر کا پائنچا فورا نیچے کیا اسکے بعد سے میں نے اللہ سے بہت معافی مانگی اور پھر ہمیشہ اپنے ٹخنے چھپا کر رکھتی۔" اس کی بات سن کر منہا کی نظر اپنی جینز پر گئی اس نے فورا اپنی جینز نیچے کیں اور دانین کی طرف دیکھا لیکن وہ تو سامنے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی حرکت نوٹ نہ کی ہو۔

پھر مزید بولی

"پھر وہ مزید بولیں کہ اگر ایک عورت کے جسم سے خوشبو کسی نامحرم مرد کو چلی جائے تو اسے زنا جتنا گناہ ملتا ہے۔میں نے ارد گرد نظر دوڑائی تو پورے کمرے میں میرے پرفیوم کی خوشبو پھیلی تھی۔میرا دم گھٹنے لگا۔میں گھر آکر بہت روئی اور پھر اماں سے بات کی تو انھوں نے مجھے بیٹھا کر سمجھایا کہ وہ رب تو بہت کریم ہے۔ہم سے بے حد محبت کرتا ہے۔ بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دیتا ہے پھر تم سے تو لاعلمی میں ہوا ہے۔تو پچتاوے سے بہتر ہے کہ اس رب سے معافی مانگو۔اور یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا

انہ کان توابا۔

(سورہ النصر)

"وہ بڑی توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

دانین نے یہ کہہ کر گیٹ کی طرف دیکھا اور ایک دم کھڑی ہوئی۔

"یہ ایمان کہاں رہ گئی اچھا چلو میں چلتی ہوں اور اپنا خیال رکھنا۔مجھے لینے آگئے ہیں" یہ کہہ کر وہ اسکے گلے ملی اور باہر کی طرف بڑھنے لگی پھر ایک دم رکی اور منہا کو دیکھا۔

"جب ایک فیصلہ کرلو تو اس پر ثابت قدم رہنا۔" مسکرا کر کہتی وہ آگے بڑھ گئی جبکہ منہا کو بہت کچھ باور کروا گئی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"اسلام علیکم میری پیاری سی اماں۔" صفی نے عائشہ بیگم کے پیچھے سے ان کے گرد باہیں ڈال کر کہا۔ وہ سب ابھی پہنچے تھے۔ سب نے باری باری ان کو سلام کیا۔ ان سب کی جان تھی عائشہ بیگم میں۔ بلکہ یہ بھی ایک چھوٹا سا لفظ ہو گا۔ ان کے لیے تو ان کی کل کائنات تھیں۔ اور عائشہ بیگم اپنے بچوں سے عشق کرتی تھیں۔ وہ ان کی ماں کم اور دوست زیادہ تھیں۔

"وعلیکم السلام میرے بچوں۔۔۔۔ اور دن کیسا گزرا۔" انھوں نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک دم فرسٹ کلاس۔۔۔ دل بہار۔" ماءل نے چہک کر کہا۔

"آپ اس چھوٹے پیکٹ کو چھوڑیں۔۔ یہ بتائیں کہ آپ نے اپنے فرمانبردار اور پیارے پیارے بچوں کے لیے کیا بنایا ہے۔" صفی نے لاڈ سے پوچھا۔

"میں صدقے جاءو۔اس لیے میں نے اپنے بچوں کی فیورٹ ڈش بنائی ہے۔"انھوں نے مسکرا کر کہا۔

"ہیں کون سی؟۔۔سچی بڑی بھوک لگی ہوئی ہے۔"صفی نے پر جوش آواز میں پوچھا۔

"آلو بینگن۔"انھوں نے جتنے تحمل سے بتایا تھا اتنی ہی زور کا کھانسی کا دورہ دانین کو پڑا جبکہ سانی جو پانی پی رہا تھا فوارے کی صورت اس کے منہ سے نکلا۔اور صفی اور مائل تو رونے والے ہو گئے۔

۔"یار اماں مجھے تو بھوک ہی نہیں لگ رہی۔۔۔نیند آرہی۔۔میں چلی سونے۔۔اللہ حافظ۔"سب سے پہلے دانین کو ہوش آیا تھا۔اس نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔

"ہاں جی اماں میں بھی بس سونے جارہی۔"ماءل نے بھی اس کے پیچھے ہی دوڑ لگا ئی۔

"اماں میں تو پوری رات اسئیمینٹ بنارہا تھا۔سویا بھی نہیں۔۔۔اس لیے بہت تھکن ہو رہی ہے میں چلتا ہوں۔۔بس میرے اس بھوکے بھائی کو کھانا کھلا دیجیئے گا۔بیچارے کو بھوک بہت لگ رہی تھی۔"سانی نے مصنوعی جمائی لیتے ہوئے اماں کو پیار کیا اور صفی گال تھپ تھپا کر آنکھ مار کر چلا گیا۔پیچھے صفی کبھی دروازے کو دیکھتا کبھی اماں کو۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔وہ وہ۔۔۔۔اماں میری نا نماز رہتی ہے تو میں وہ پڑھ لوں پھر خود لے لوں گا۔آپ آرام کریں۔" صفی نے رک رک کر کہا اور فوراً نو دو گیارہ ہو گیا۔

"جیسے مجھے تو پتا ہی نہیں ہے نا کہ ایک دم سے سب کو نیند کے جھٹکے کیوں آرہے ہے۔۔۔ فلم نا ہو تو۔" اماں سر جھٹک کر صفی کے جانے کے بعد بڑبڑئیں۔

کیوں کے انھیں اچھی طرح پتا تھا کہ وہ لوگ بیٹنگن سے بھاگ کر گئے تھے اور اگر وہ اپنے تاثرات اور خیالات کا ہلکا سا بھی اظہار کر دیتے تو وہ تب تک وہاں سے نیہں ہل سکتے تھے ۔جب تک بینگن ختم نہ ہو جائیں۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"آپی۔۔" مائل نے جودا نین کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی دھیرے سے اسے پکارا۔

"جی آپی کی جان۔"

www.novelsclubb.com

"پتا ہے کبھی کبھی میرا بھی دل چاہتا ہے کہ بال کھولا کروں۔۔۔ تیار ہوا کروں۔۔" ماءل نے اپنی گھنی پلکیں اٹھا کر دھیرے سے کہا۔وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں تھیں۔

پورے کمرے میں خاموشی کا راج تھا جبکہ گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک ہوا میں جنبش پیدا کررہی تھی۔

"تمھیں پتا ہے کہ اسلام میں عورت کو قیمتی کہا گیا ہے۔ کیونکہ عورت بہت انمول ہوتی ہے۔ اسلام میں عورت کو خود کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کو نماز تک گھر کے کونے میں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور جو قیمتی چیز ہوتی ہے اس کو ہم محفوظ جگہ پر چھپا کر کے رکھتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی قیمتی کہا گیا ہے اور اپنی خوبصورتی کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔" دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ جبکہ وہ مسلسل مائل کے بالوں میں دھیرے دھیرے اپنی انگلیاں چلا رہی تھی۔ اسکے جواب پر مائل نے تھوڑی نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔

"لیکن آپی پھر لڑکیاں کیوں خود کو چھپاتی نہیں؟۔۔ کیا وہ خود کو اتنا بے مول سمجھتی ہیں کہ ہر محرم کی نگاہ ان پر اٹھے اور ان کی خوبصورتی کو نمائش کا سامان سمجھے؟" ماءل نے پھر سوال کیا۔

"کیونکہ میری گڑیا ان کو لگتا ہے سب ان کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ اصل میں وہ خود کو اتنا قیمتی سمجھتی ہی نہیں ہیں کہ خود کو چھپا کرر کھا جائے۔ پتا ہے وہ لڑکیاں جو پردہ کرتی ہیں کتنی حسین ہوتی ہیں مطلب خود سوچو وہ کتنی انمول ہوتی ہوں گی نہ کبھی کسی نا محرم نے ان کو چھوا اور چھونا تو دور کی بات کبھی ایک نظر دیکھا بھی نہ ہو تو وہ کتنی پاک ہو نگی۔ ان چھوئی سی۔ پاک شفاف صرف اپنے محرم کے لیے۔ اور ایسی عورت کا مقام دیکھوں کہ اللہ نے اسے جنت کی حوروں پر بھی اسے ترجیح دے دی۔ افففففف۔۔۔ کتنا خوبصورت احساس ہے نہ۔" دانین آنکھوں میں چمک لیے بولی۔

جبکہ ماءل بھی مسکرائی۔۔۔

"اور آپی ان کو لگتا ہے کہ وہ ماڈرن لگ رہیں اور دنیا والوں کے ساتھ چلنا ہے۔ اور کچھ کزنز کے ڈر سے کہہ وہ مذاق اڑاتے ہیں۔۔۔ جبکہ یہ دنیا تو ایک خواب کے مانند ہے۔۔۔ ایک ایسی زندگی جس نے ختم ہو جانا ہے۔۔۔ اور جب کیے گئے گناہ کی سزا دی جائے گی تو نہ ان کو یہ دنیا والے بچائیں گئے نہ کوئی اور۔۔۔ ہمیں اپنے اگلے سانس تک کا نہیں پتا کہہ آئے گا بھی کہ نہیں۔۔۔ پھر کیسے کہہ دیتے ہیں کہہ کل سے کر لیں گے۔۔۔"

"پتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی آمد سے پہلے جہالیت کا دور تھا۔تب لوگوں کو شعور نہ تھا کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا۔تب یہ شراب نوشی، قتل وغارت، غرض ہر برائی عام تھی۔پھر جب رسول پاک (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس دنیا میں تشریف لائے تو انھوں نے لوگوں میں اچھے برے اور حلال اور حرام کے فرق کو واضح کیا۔آب پھر جہالیت کا دور آگیا ہے۔۔پر فرق اتنا ہے کہ لوگوں نے اس کو ماڈرنیزم کا نام دے دیا ہے۔۔۔جن کو لوگ ماڈرن کہتے ہیں میری نظر میں وہ لوگ جاہل ہیں۔۔۔جنہیں مسلمان ہو کر بھی قرآنی تعلیمات سے واقفیت ہی نہیں۔کلمہ آتا ہے، نماز آتی ہے، قرآن پڑھنا آتا ہے لیکن سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ہم کہتے ہیں کہ نماز کے ذریعے ہم اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں لیکن یہ گفتگو کیسی جس میں آپ کو پتہ ہی نہیں کہ آپ اگلے سے کیا کہہ رہے ہیں۔"اس بار دانین نے سامنے دیوار پر اپنی نظریں مرکوز کیے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ ماءل کوئی جواب دیتی دروازہ زور زور سے بجنا شروع ہو گیا۔

"اوئے چلی ملی دروازہ کھول دو۔۔۔دانی مانی۔۔۔" باہر سے صفی کے چیخنے کی آواز آئی۔

"ہائے اللہ!" بے اختیار دانین نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ماءل نے جلدی سے نقاب کیا۔ جبکہ دانین کو ضرورت نہ تھی کیونکہ سانی اس کا رضائی بھائی تھا۔دانین نے جاکر دروازہ کھولا۔

"اللہ کی پناہ۔۔۔یہ تم لوگ کیا مسلئہ کشمیر پر مذاکرات کرنے بیٹھ گئے تھے؟ یا غیبتیں کر کے لوگوں کے لیے جنت کو یقینی بنا رہے تھے۔" سانی نے صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا ۔جبکہ صفی بیڈ پر گرنے والے انداز پر لیٹا۔

"تم دونوں کس لیے اپنی زنگ آلودہ ٹانگوں کو گھسیٹ کر اتنی مصافت طے کر کے لائے ہو؟۔" دانین نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"اوئے زیادہ اوور ایکٹینگ کرنے کی ضرورت نہیں۔بھلائی کا زمانہ ہی نہیں۔۔۔بیٹا جی بینگن کا کیا کرنا ہے۔۔۔؟" سانی نے دانت پیس کر کیا۔

"ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔یار کچھ کرو نہ۔" ماءل نے بھی چونکہ کر کہا۔

"میں کیا کروں؟" سب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر دانین نے بوکھلا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میری پیاری ہیرے جیسی بہن۔۔۔ جاءو نہ جا کہ اپنی شاہی سواری کی چابی تو لے کر آءو۔۔۔" صفی نے مکھن لگاتے ہوئے دانین سے کہا۔

"اماں اپنے تکیے کے نیچے چھپا کر رکھتی ہیں جیسے ہم نے چرا لینی ہیں۔ قسم سے ماتھے پر کفن باندھ کر نکلنا لگتا ہے۔ آ گر اماں کو پتا چل گیا تو ہمیں بھون کر رکھ دیں گئیں" ماءل نے اپنا حصہ ڈالا۔

"بیٹا جی ہم چرا ہی رہے ہیں شاید۔" دانین نے اس کو یاد لوایا۔ جس پر تینوں نے ایسے بیحیو کیا جیسے سنا ہی نا ہو۔

"یار دانی چلی بھی جاءو۔ اتنا سا کام نہیں کر سکتی۔ دیکھو کیا ہو گا؟ یا تو شہید ہو جاءو گی یا غازی بن کر واپس آءو گی۔ اب ہمیں تمھارے ادھر رہنے کا کوئی فائدہ بھی تو ہو ورنہ پورا دن مفت کی روٹیاں اور بستر توڑتی رہتی ہو۔" سانی زچ ہو کر کہا۔ جس پر دانین نے اسے گھوری سے نوزا۔

"خود تو جیسے کھیتی باڑی کر کے آتے ہو نہ۔" دانین نے کھینچ کر کشن سانی کو مارا اور کمرے سے نکل گئی۔ باقی سب نے شکر ادا کیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

سانی بیڈ پر ایسے لیٹا تھا کہ بیڈ کی ایک سائڈ پر اس کے پاءوں تھے جبکہ دوسری سائڈ پر خود نیچے لٹکا ہوا فون یوز کر رہا تھا۔اسی طرح صفی بھی اس کی مخالف سمت لیٹا ہوا تھا اور اس کا سر بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا۔ جبکہ ماءل اب صوفے پر نیم دراز تھی۔سانی نے موبائل سے نظریں ہٹا کر صفی کو دیکھا اور کھینچ کر لات صفی کو ماری جس پر صفی دوسری سائڈ پر لٹکے ہونے کی وجہ سے جا کر زمین پر گرا۔

"اوئے بیغیرت آدمی ابھی میرا فون ٹوٹ جاتا تو۔سانس بند ہو گئی تھی میری۔ قسم سے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے مجھے میرا آئی فون۔" صفی نے اپنے فون کو سینے سے لگا کر سہم کر کہا۔نیچے کارپٹ بیچھے ہونے کی وجہ سے صفی کو چوٹ نہیں آئی تھی۔اس کو اپنے فون سے بہت پیار تھا۔جب سے اس نے اپنا آئی فون لیا تھا سب کو دور دور سے ہی اس کا دیدار کرواتا تھا۔اس کی بات پر سانی نے صوفے کی طرف اشارہ کیا جہاں ماءل شاید سو چکی تھی۔

صفی تکیہ اٹھا کر مارا جو سیدھا اس کے منہ پر لگا۔

"اوئے سلیپنگ بیوٹی آٹھ جاءوورنہ قسم سے ٹھنڈے پانی میں تمہیں ڈبکیاں کروانی ہیں۔

"صفی نے ایک اور تکیہ مارتے ہوئے کہا جس پر ماءل بوکھلا کر اٹھی اور دونوں کو گھورا اس سے پہلے وہ جوابی کاروائی کرتی دانین دروازہ کھول کر اندر آئی۔

"کیا بنا؟"صفی نے عجلت سے پوچھا۔جس پر دانین نے معصومیت سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"فٹے منہ دانی اتنا سا کام نہیں ہوتا۔"سانی نے منہ بنا کر کہا۔لیکن پھر جب دانین نے انکے سامنے گاڑی کی چابی نکالی تو سانی نے جھٹ سے اس سے لی۔

"ڈیوڈ۔"صفی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بہن کو ہلکا لیا ہوا تھا تم لوگوں نے۔"دانین نے فخر سے کہا۔

"اب زیادہ آوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔کوئی جنگ لڑ کر نہیں آرہی۔"سانی کہتا باہر کی طرف بڑھا۔پیچھے دانین کی ساری خوشی ہوا ہوئی۔اور منہ بناتی ہوئی باہر نکلی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوئے آرام سے چلو۔سانس کی بھی آواز نا آئے۔اور صفی تو تو سیدھا چل۔بعد میں سونگ لینا پیزا کی خوشبو بھوکے انسان۔"سانی نے صفی کو ٹوکا۔

آہستہ آہستہ چلتے ان لوگوں نے لان عبور کیا اور بہت آہستگی کے ساتھ ان لوگوں نے دروازہ کھولا جو "چرررر" کی آواز سے کھلتا چلا گیا۔ پورا ڈرائنگ روم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ ان کا ارادہ دانین کے کمرے میں جا کر کھانے کا تھا۔ قدم قدم چلتے ان لوگوں نے ابھی اندر قدم رکھا ہی تھا کہ پورا کمرا روشن ہو گیا۔

"یا اللہ رحم!" صفی نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے کہا۔

"لو گئی بھینس پانی میں۔" دانین بڑبڑائی۔

"مر گئے۔" ماءل نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔

"کلمہ پڑھ لو ساتھیوں۔" سانی نے سامنے دیکھتے سفید چہرے کے ساتھ کہا۔

سامنے ہی عائشہ بیگم دونوں ہاتھ باندھے کھڑی تھیں جبکہ ان کے پیچھے ہی شیلا (گھر کی ملازمہ) کھی کھی کر رہی تھی اور لمحہ لگا تھا انھیں سب سمجھنے میں۔

"اس شیلا پیلا کو کوئی بچائے ذرا مجھ سے۔ زبان کاٹ دونگا اس کی۔ پھپھیکٹنی کہیں کی۔" صفی غصے سے بڑبڑایا۔"

"اماں وہ۔۔۔۔"دانین نے ہمت کر کے کچھ کہنا چاہا لیکن اماں نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کروا دیا۔

"شیلا !"اماں کی آواز گونجی۔

"جی بی بی جی۔"شیلا نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ صفی نے دانت پیسے۔

"یہ پیزا کے ڈبے لے جاءواور چوکیدار کو بھی دے دینا۔"عائشہ بیگم نے جیسے ہی کہا تو ان سب کی سانسیں بند ہو گئیں۔

"میرا پیزا!!!!!"صفی نے پیزا کے ڈبے شیلا کے ہاتھ میں دیکھتے ہوئے صدا لگائی۔ جبکہ شیلا نے اس کی آواز پر اس کو مسکراہٹ پاس کی۔ صفی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو "بیٹا پچنا میرے سے "۔ جبکہ شیلا ہنوز مسکراتی رہی۔

"شیلا جو بینگن کا باءول میں نے تمہیں لے کے جانے کا کہا تھا وہ رہنے دینا۔ میرے بچے جب تک وہ باول ختم نہیں کر لیتے تب تک کچھ اور نہیں پکے گا۔"عائشہ بیگم یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلیں گئیں۔ جبکہ باقی سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"یوم تری المومنین والمومنت یسعی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم بشرلکم الیوم جنت تجری من تحتھاالانھر خلدین فیھا(ط)ذلک ھوالفوزالعظیم ◯ "

"جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لیے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں تم ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔"

(سورہ حدید آیت:12)

وہ سانس لینے کو رکا۔ ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرا کر گزر رہی تھی۔ ہوا میں چمبیلی اور موتیے کے پھولوں کی ملی جلی مہکتی خوشبو روحوں کو سرشار کر رہی تھی۔ ہر طرف جیسے ہو کا عالم تھا۔ ایسے میں اس کی سریلی آواز نے ہر طرف سحر طاری کیا ہوا تھا۔ اپنے کمرے سے منسلک ٹیرس میں بیٹھا حافظ عیسی' راء وقرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔

"یوم یقول المنفقون والمنفقت للذین آمنواا نظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعواوراء کم فالتمسوانورا(ط)فضر بینھم بسورلہ باب (ط) باطنہ فیہ ارحمہ وظاھرہ من قبلہ العذاب ◯ "

"اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں جو مومنوں سے کہیں گے کہ ہمارے لیے انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹ جاءوپس (وہاں) نور تلاش کرو۔ پھر ان کے بیچ ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ جو اس کی جانب اندرونی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو بیرونی جانب ہے اس کی طرف عذاب۔"

(سورہ حدید آیت:13)

"ینادو نھم الم نکن معکم (ط) قالوابلی و لکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء امراللہ وغرکم باللہ الغرور" ◯

"تو منافق لوگ مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو بلا میں ڈالا اور (ہمارے لیے گردش

زمانہ کے) منتظر رہے اور اسلام میں شک کیا اور فضول آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور اللہ کے بارے میں میں تم کو وہ (شیطان) بڑا فریبی فریب دیتا رہا۔"

اس نے قرآن پاک کو عقیدت سے چوما اور اسکو غلاف میں احتیاط سے ڈالا اور دوبارہ چوم کر اونچی جگہ پر رکھ دیا۔ موبائل کی 'ٹوں' کی آواز پر بیڈ سائڈ ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں موبائل کی سکرین چمک رہی تھی اور اس جانب اپنے قدم بڑھا دیے۔ موبائل کو اٹھایا تو وہاں خضر کا میسج چمک رہا تھا۔

"شکار نکل چکا ہے۔ تیاری پکڑ لو۔"

اور ساتھ آنکھ مارنے والا ایموجی بھی تھا۔

اس کا میسج پڑھ کر وہ گہرا مسکرایا۔ اور ریپلائے کیا۔

"ہم تاک میں بیٹھے ہیں۔"

اور ساتھ سن گلاسس والا ایموجی بھیجا۔

موبائل آوف کر کے وہ تیار ہونے چلا گیا جبکہ لب ہنوز مسکرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مزہ آنے والا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

گاڑی سے اتر کر انھوں نے اندر کی جانب قدم بڑھائے جبکہ سامنے صوفے پر بیٹھے روحان کو دیکھ کر سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے جو بڑے مزے سے پیزا کھا رہا تھا۔

"اس بدروح کی تو ایسی کی تیسی۔" صفی نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اپنی آستین اوپر کیں اور روحان کی طرف بڑھا۔ باقی سب نے بےزاری سے ایک دوسرے کو دیکھا اور اپنے کمروں میں چل دیے۔ آج کل مہینے کا آخر چل رہا تھا اور انکی پوکٹ منی کا بھی کیونکہ ان کو رات کی گئی حرکت بہت مہنگی پڑ گئی تھی۔

روحان جس نے صفی کو اپنے طرف بڑھتا دیکھ لیا تھا جلدی سے آخری بائٹ لی اور 'یا اللہ رحم' کا نعرہ لگاتے ہوئے دوڑ لگا دی۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ روحان آگے آگے اور صفی پیچھے پیچھے۔

"کہاں جارہے ہو میری ماں کی لے پالک اولاد۔تجھے میں پیزا کھلاتا ہوں۔" صفی نے پیچھے سے صدا لگائی۔روحان جلدی سے بھاگا اور لان عبور کر کے گارڈ کی موٹر سائکل پر جمپ ماری اور دیوار پھلانگ کر نودو گیارہ ہو گیا۔پیچھے صفی دانت پیس کر رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا۔تقریباً سارے ہی لاونج میں بیٹھے تھے۔دانین بڑے صوفے پر لیٹے خود پر اچھی طرح چادر اوڑھے ناول پڑھ رہی تھی جبکہ سانی سنگل صوفے پر جس کے ایک طرف اس نے اپنا سر رکھا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف اس کی ٹانگیں لٹک رہیں تھیں میچ دیکھ رہا تھا۔ماءل دوسرے سنگل صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ یوز کر رہی تھی۔اماں جو اپنے بھائی سے فون پر بات کر رہی تھیں،اللہ حافظ کہہ کر لاونج میں داخل ہوئیں۔خوشی سے انکا چہرہ دمک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ رہے تھے ماموں؟"

دانین نے ناول پر سے نظریں ہٹا کر عائشہ بیگم سے پوچھا جو دانین والے صوفے پر ہی بیٹھ رہی تھیں۔

"خوش خبری ہے۔ماشااللہ سے سمیر آگیا ہے پاکستان کینیڈا سے۔مجھے تو بہت ہی زیادہ خوشی ہو رہی ہے آخر میرا بیٹا آگیا ہے۔بس کل ہی چلتے ہیں مری۔"

عائشہ بیگم نے پر جوش لہجے میں کہا کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ سمیر سے کتنا پیار کرتی ہیں ۔آخر اکلوتے بھائی کا اکلوتا بیٹا تھا۔

"ہیں سچی اماں! بھولے بھیا آئے ہوئے ہیں؟"اس سے پہلے دانین کچھ کہتی سانی نے چونک کر پوچھا جس پر عائشہ بیگم نے اسے گھورا جو انکے اتنے لاڈلے اور پیارے بھتیجے کو ڈرامے والے بھولے سے ملا رہا تھا۔

"سانی اب میری چپل ہونی ہے اور تمہاری کمر آگر دوبارہ اسے بھولا کہا۔"عائشہ بیگم نے اسے وارن کیا۔

"تو اب بھولے کو بھولا نہیں کہیں گے تو کیا کدو کہیں گے؟"سانی مصنوعی حیرت سے کہا ۔عائشہ بیگم کو دیکھ کر جو مسلسل اسے گھور رہی تھیں اس نے سر لگایا۔

"خدا کے لیے ہم پہ ڈورے نہ ڈالو

ہمیں زندہ رہنے دو آے حسن والو۔"

ہنستے ہوئے کہہ کر اس نے دوڑ لگا دی جبکہ پیچھے عائشہ بیگم بھی ہلکا سا مسکرا دیں۔

"اچھا اماں تو وہ یہاں کیوں نہیں آئے؟ ائر پورٹ سے سیدھا یہاں آجاتے پہلے۔" دانین نے اماں سے پوچھا۔

"نہیں وہ سرپرائز دینا چاہ رہا تھا بھابی کی سالگرہ پر اس لیے سیدھا وہیں چلا گیا۔" اماں کے جواب پر دانین نے سر ہلا دیا۔

"کون کہاں چلا گیا؟" صفی جس نے ان کی آدھی بات سن لی تھی تو پوچھا۔

"سمیر بھیا آئے ہوئے ہیں تو ہم کل ماموں کی طرف جا رہے ہیں۔" جواب دانین نے دیا تھا۔

"سچی! شکر ہے بینگن سے جان چھوٹی۔ کل تو ممانی کے ہاتھ کے مزے مزے کے کھانے کھاؤں گا۔" صفی نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ جس پر اماں نے اسے گھورا تو وہ سیدھا ہوا اور دانین کے کان میں کچھ کہا جس پر دانین نے سر ہاں میں ہلا دیا اور اپنا موبائل نکالا۔ صفی دانین کو آنکھ مار کر ماءل کی طرف بڑھا۔

"ماءل دیکھو مجھ سے یہ پڑھا نہیں جا رہا۔" صفی نے سنگل صوفے پر زبردستی اپنی جگہ بناتے یوئے ماءل سے کہا۔

"صفی بھیا مجھے تنگ نا کریں۔" ماءل سے بیزاری سے کہا۔

"یار تمہیں انگلش آتی ہے نا تو یہ پڑھ کے بتادو مجھے سمجھ نہیں آرہی۔" صفی کے کہنے پر ماءل نے اس سے فون لیا اور پڑھنے لگی۔

" My

A , My

They , They , My

My , They , A , My

A, My , They , They , My"

www.novelsclubb.com

"ارے بس ہو گیا! بھکاری بننے کی ضرورت نہیں ہے-" ماءل جو مگن سی پڑھ رہی تھی صفی کی آواز پر چونکی اور جب تک اسے سمجھ آیا صفی وہاں سے بھاگ چکا تھا۔۔

"صفی بھیا!!!"ماءل چیخی اور اس کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ لیکن صفی جانے سے پہلے دانین کو

یہ کہنا نہ بھولا 'ویڈیو بھیج دینا۔'

پیچھے عائشہ بیگم اور دانین کافی دیر تک ہنستی رہیں۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

جاری ہے

از قلم زینب افضل

www.novelsclubb.com